

پوتو ف بھالو



بیوقوف بھالو

ایک دفعہ کا ذکر ہے دو بھالو بھائی چنگو اور منگو ایک جنگل میں رہا کرتے تھے۔ دونوں سگے بھائی تھے۔ چنگو کا رنگ کالا تھا اور منگو کا رنگ برف کی طرح سفید تھا۔ دونوں کے ماں باپ کو ایک شکاری نے گولی مار دی تھی۔ اب دونوں جنگل کی ایک غار میں رہتے تھے۔ چنگو نہایت شریف اور صابر پرکھ تھا۔ وہ ہر حالت میں خوش رہتا تھا۔ لیکن منگو کو اپنے سفید ہونے پر بہت فخر اور غرور تھا۔ وہ قناعت پسند نہیں تھا بلکہ بہت لالچی، خود غرض اور مطلبی تھا۔ دونوں جنگل میں سیر کرتے پھرتے۔ شہد کھاتے۔ مچھلیوں کا شکار کرتے۔ ندی میں نہاتے اور صاف اور شفاف پانی پیتے۔ چنگو کو اپنا جنگل، اپنا گھر بہت پسند تھا۔ وہ اپنے وطن سے بہت پیار کرتا تھا۔ وہ بہت ذہین تھا۔ لیکن منگو بہت لاپرواہ اور غیر ذمہ دار تھا۔ اسے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی تھی۔



اس کا دل اپنے جنگل میں نہیں لگتا تھا۔ اسے اپنے وطن سے پیار نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جنگل سے نکل کر شہر چلا جائے جہاں خوب مزے مزے کے کھانے کھاتے اور پکاتے ہیں۔ بھنا ہوا گوشت کھاتے ہیں۔ طرح طرح کی مٹھائیاں بناتے ہیں اور کیک پیسٹریاں کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔ اس کا بھائی اسے بہت سمجھاتا کہ بھائی! یہ جنگل ہے۔ یہاں ہم بالکل آزاد ہے۔ یہاں ہم پر کوئی پابندی نہیں۔ ہم اپنی مرضی سے اٹھتے ہیں، اپنی مرضی سے کھاتے ہیں اور جہاں جی چاہے جاتے ہیں۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں۔ بھائی! لالچ بری بلا ہے۔ شہر میں لوگ ہمیں پنجرے میں بند کر دیں گے اور قید کر دیں گے۔ شہر نہ جاؤ۔“ لیکن لالچی منگو نے بھائی کی بات نہیں مانی اور جنگل چھوڑ کر شہر جانے کا پکا ارادہ کر لیا۔



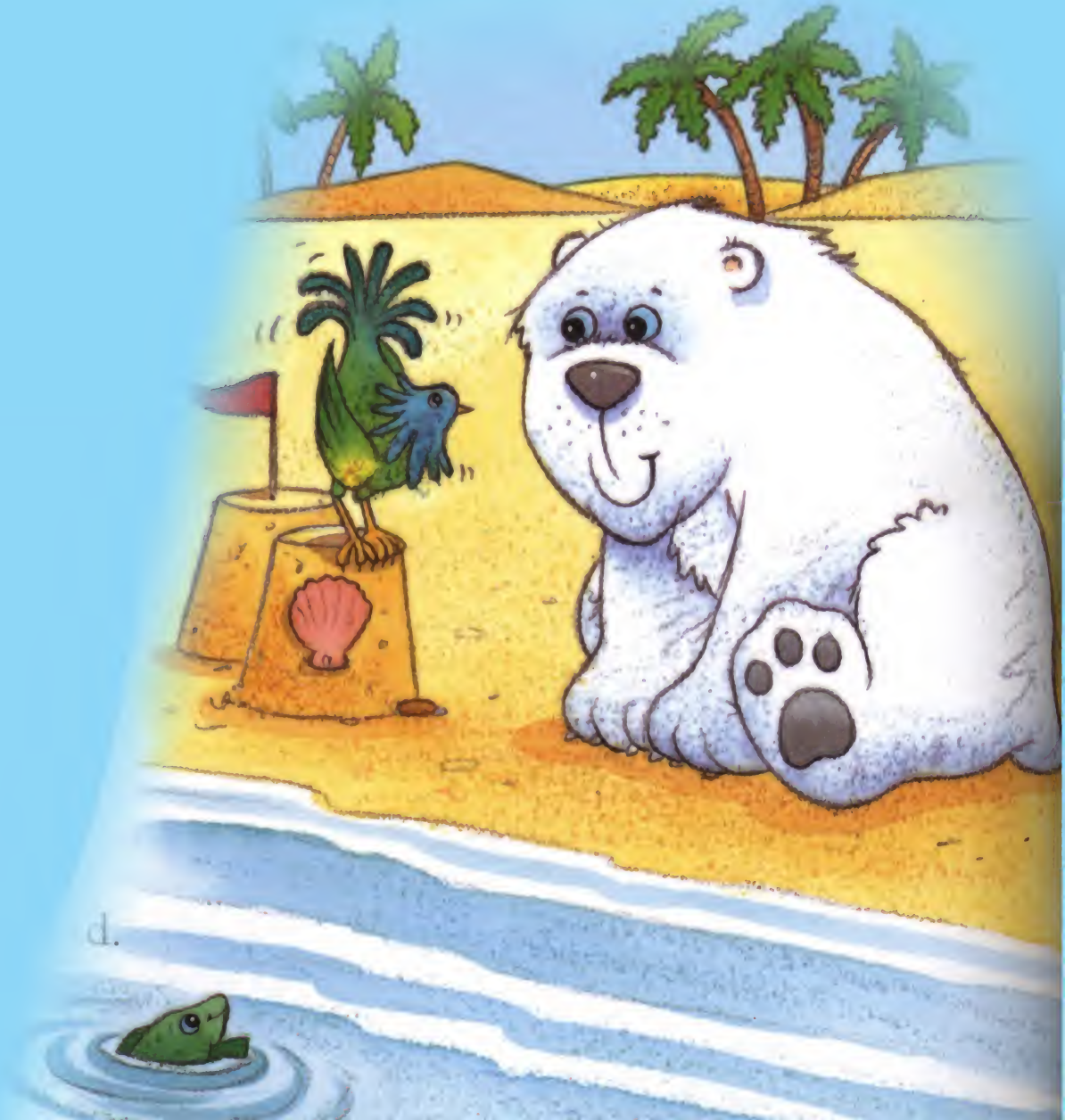
اس کے بھائی چنگو نے اسے بہت سمجھایا لیکن وہ نہ مانا اور شہر روانہ ہو گیا۔ منگولا لچی تو تھا ہی لیکن وہ چونکہ سفید تھا اس لئے اسے اپنے رنگ پر بھی بہت فخر اور غرور تھا۔ وہ جنگل سے نکل کر شہر کی طرف چل پڑا۔ راستے میں وہ ایک فارم پر پہنچا۔ یہ فارم بھیڑوں کا فارم تھا۔ یہ ایک کسان محمد علی کا تھا۔ وہ اپنے فارم میں بھیڑیں پال رہا تھا۔ وہ بھیڑوں کی اُون اُتارتا اور شہر میں بیچ آتا۔ جب بھیڑیں بہت سی ہو جاتیں تو وہ ان میں سے کچھ بھیڑیں شہر میں بیچ آتا۔ وہ بھیڑوں کو بہت اچھی خوراک دیتا۔ مکئی، جوار اور باجرہ کے پودوں کے علاوہ وہ اپنی بھیڑوں کو گنے بھی دیتا۔ بھیڑیں بہت مزے میں رہتی تھیں۔ وہ کھاتی پیتیں اور خوش رہتی تھیں۔ اُن کا مالک اُن کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ جب کوئی بھیڑ بیمار ہو جاتی تو وہ فوراً بھیڑ کو جانوروں کے ڈاکٹر کے اس لے جاتا اور اس کے لئے دوا دارو کا بندوبست کرتا۔



اُس کا فارم ایک ماڈل فارم تھا جس کی بھیڑیں خوبصورت اور صحت مند تھیں اور شہر میں پسند کی جاتی تھیں۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر محمد علی اپنے فارم سے صحت مند مینڈھے منڈی میں لے جاتا اور اچھے داموں بیچ آتا۔ سفید بھالو منگو جب فارم کے قریب پہنچا تو اسے راستے میں ایک کوا ملا۔ کوا نے پوچھا۔ ”اے بھائی بھالو! تم اپنا وطن، اپنا جنگل، اپنی آزادی کو کیوں داؤ پر لگا رہے ہو؟ چلو واپس اپنوں میں چلو۔ ورنہ بہت کچھ تباہی ہوگی۔“ منگو نے کہا۔ ”جاؤ..... جاؤ..... کالے کوا! کیا فضول بک بک کر رہے ہو؟ یہ ساری زمین اللہ کی ہے۔ وطن کیا ہوتا ہے؟ یہ ساری دنیا ہمارا وطن ہے۔ اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ میں دنیا دیکھنا چاہتا ہوں۔ شہر میں لوگ مزے سے رہتے ہیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ میرا راستہ کھوٹا نہ کرو۔“



میرا بھائی بھی کالا، تم بھی کالے۔ تم دونوں کوئی اچھی بات نہیں جب کوئی بھیڑ بیمار ہو جاتی تو وہ فوراً بھیڑ کو جانوروں کے ڈاکٹر کے اس لے جاتا اور اس کے لئے دوا دارو کا بندوبست کرتا۔ اُس کا فارم ایک ماڈل فارم تھا جس کی بھیڑیں خوبصورت اور صحت مند تھیں اور شہر میں پسند کی جاتی تھیں۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر محمد علی اپنے فارم سے صحت مند مینڈھے منڈی میں لے جاتا اور اچھے داموں بیچ آتا۔ سفید بھالو منگو جب فارم کے قریب پہنچا تو اسے راستے میں ایک کو املا۔ کوے نے پوچھا۔ ”اے بھائی بھالو! تم اپنا وطن، اپنا جنگل، اپنی آزادی کو کیوں داؤ پر لگا رہے ہو؟ چلو واپس اپنوں میں چلو۔ ورنہ بہت پچھتاؤ گے۔“ منگو نے کہا۔ ”جاؤ..... جاؤ..... کالے کوے! کیا فضول بک بک کر رہے ہو؟ یہ ساری زمین اللہ کی ہے۔ وطن کیا ہوتا ہے؟



یہ ساری دنیا ہمارا وطن ہے۔ اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ میں دنیا دیکھنا چاہتا ہوں۔ شہر میں لوگ مزے سے رہتے ہیں۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ میرا راستہ کھوٹا نہ کرو۔ میرا بھائی بھی کالا، تم بھی کالے۔ تم دونوں کوئی اچھی بات نہیں کرتے۔ اگر تمہاری شکل اچھی نہیں ہے تو بات تو اچھی کرو۔ میں شہر جاؤں گا۔ ضرور جاؤں گا۔ گھوموں پھروں گا اور خوب عیش کروں گا۔“ وہ آنے والے دنوں کے تصور میں بہت خوش تھا۔ اس نے کوئے کی ایک نہ مانی اور اچھی زندگی کے لالچ میں آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی آگے پہنچا تو باڑ کے قریب ہی اسے ایک تالاب نظر آیا۔ اسے سخت پیاس لگی تھی۔ بھالو منگو تالاب کے پاس پہنچا اور جھک کر پانی پینے لگا۔ تالاب میں سے ایک مینڈک نکلا۔ مینڈک نے اپنا سر پانی سے باہر نکالا اور پوچھا۔ ”اے سفید بھالو! تم کون ہو؟ اور کدھر سے آئے ہو؟.....“



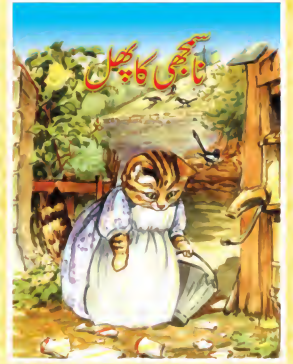
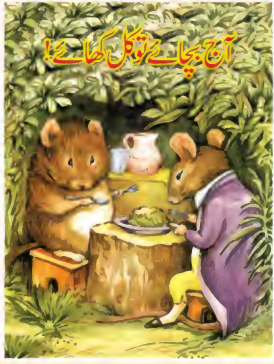
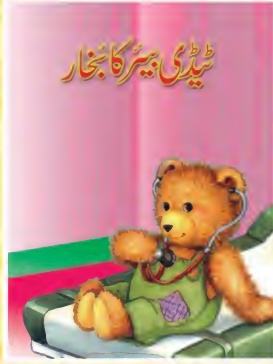
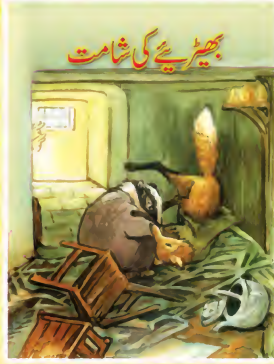
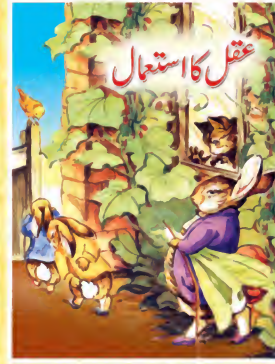
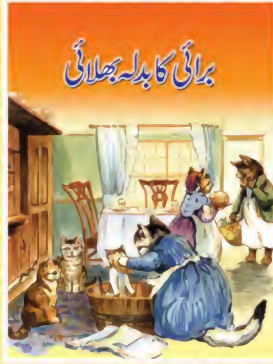
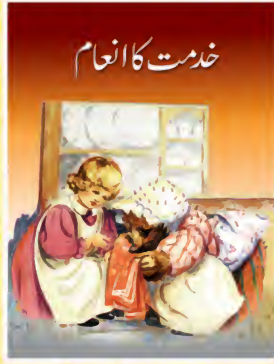
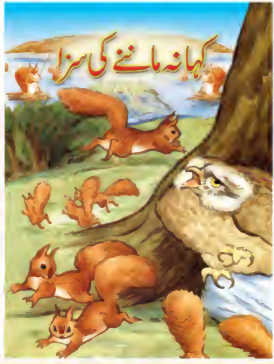
یہ تالاب بھیلڑوں کے پانی پینے کے لئے ہے۔ بھاگ جاؤ۔ پانی گندانہ کرو۔ اگر مالک آ گیا تو تمہیں بہت مارے گا۔“ بھالو نے منہ چڑا کر کہا۔ ”وہ کون ہوتا ہے مارنے والا۔ پانی تو اللہ تعالیٰ آسمان سے برساتا ہے۔ وہ کون ہوتا ہے مجھے ٹوکنے والا۔ میں اسے کچا چبا جاؤں گا۔“ اتنی دیر میں باڑے میں موجود ایک مرغی آ گیا۔ مرغی بڑاڑا کا تھا۔ اس نے بھالو سے اکڑ کر کہا۔ ”بھاگ جاؤ۔ یہ جگہ میرے مالک کی ہے۔ اگر وہ آ گیا تو تم کو مار ڈالے گا۔ جلدی کرو۔ وہ دیکھو، اس کے فارم کے رکھوالے کتے آرہے ہیں۔ وہ تمہیں مار ڈالیں گے۔“ مرغی نے کہا۔ ”اوئے دفع ہو جاؤ مالک کے چچے! وہ کتے دو ہوں، تین ہوں یا چار میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں ان سب کو ایک ایک کر کے ختم کر ڈالوں گا۔ جاؤ اپنا کام کرو۔“



بھالو نے کہا۔ مرغے کو بہت غصہ آیا۔ اس نے اونچی اونچی آواز میں بولنا شروع کر دیا۔ ”پکڑو..... پکڑو..... جانے نہ پائے..... پکڑو.....“ کتوں نے مرغے کی پکار سنی۔ وہ بھونکتے ہوئے بھاگے آئے۔ وہ چار تھے اور سفید بھالو منگوا کیلا۔ لیکن وہ اس کے قریب نہیں آ رہے تھے بس دور دور سے ہی بھونکنے جا رہے تھے۔ اُس کے لگا تار بھونکنے سے باڑے کے مالک محمد علی کے کان کھڑے ہوئے۔ اُدھر بھیڑیں بھی سفید بھالو کو دیکھ کر پریشان ہو کر باڑے میں بھاگی پھر رہی تھیں اور میاں ہی تھیں۔ محمد علی نے اپنی لاٹھی اٹھائی اور باڑے کی طرف بھاگا۔ اس نے وہاں ایک سفید بھالو دیکھا۔ بھالو کو دیکھتے ہی باڑے کے مالک نے گاؤں والوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ ”پکڑو..... پکڑو..... جانے نہ پائے..... ریچھ آیا..... ریچھ آیا۔“ گاؤں کے لوگ بھاگے آئے۔ انہوں نے ریچھ کو گھیر لیا اور ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے اسے پیٹنے لگے۔ اتنے میں کسی نے شہر میں چڑیا گھر کو فون کر دیا۔ چڑیا گھر والے ایک بہت بڑا پنجرہ جو لوہے کا بنا ہوا تھا لے آئے اور جال ڈال کر بھالو کو پکڑ کر انہوں نے پنجرے میں بند کر دیا اور اسے چڑیا گھر کے ایک پنجرے میں بند کر دیا۔ اس طرح اس بے وقوف بھالو نے لالچ میں آ کر اپنی آزادی گنوا لی۔ سچ ہے کہ لالچ بری بلا ہے۔



پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں



ان کے علاوہ سپارے، دُعا نئیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعر و شاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

پہلی منزل فضل الہی مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224472 موبائل: 0331-4062934

القائم ٹریڈرز

شائع کردہ: